المسیح پر ایمان

یہ کیا ہے؟

al-masīh par īmān: yih kyā hai?

What Does it Mean to Believe in al-Masih?

by Bakhtullah

[Ao, Khud Dekh Lo 24]

(Urdu—Persian script)

© 2024 www.chashmamedia.org

published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is derived from waldryano
https://pixabay.com/illustrations/resilience-victory-force-1697546/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

عیسیٰ مسیح کو حقیر مت جانو 2

کُفر کے بُرے نتیجے 4

اپنا ایمان چھپائے مت رکھو 6

نور پا کر تاریکی سے بچو 7

اُسے دیکھتے رہو 8

اُس کی سنتے رہو 10

انجیل، یوحنا 12:37-50 14

جب عیسیٰ مسیح آخری بار یروشلم میں داخل ہوا تو اُس کا پُرجوش استقبال ہوا۔ لوگ خوشی منانے لگے۔ اُنہیں لگا کہ عیسیٰ مسیح بادشاہ بن کر دشمن کو ملک سے ہٹا دے گا۔ لیکن اُس نے ایسا نہ کیا۔ اُس نے اُنہیں بتایا کہ میری راہ حلیمی کی راہ ہے۔ اِس کے بعد وہ چھپ گیا۔ یوں اُس کی کھُلِ عام خدمت اختتام پر پہنچا۔ اُس وقت سے وہ صرف اپنے شاگردوں کے محدود دائرے میں تعلیم دینے لگا۔

اِس سے پہلے کہ یوحنا یہ آخری باتیں پیش کرتا ہے وہ مسیح کی آمد کا مقصد اور کلام تھوڑے لفظوں میں دوہراتا ہے۔

◄ یوحنا اِس جگہ پر یہ خلاصہ کیوں پیش کرتا ہے؟

یوحنا ہمیں صاف دکھانا چاہتا ہے کہ عیسیٰ مسیح پر ایمان کیا چیز ہے۔

پہلی بات،

عیسیٰ مسیح کو حقیر مت جانو

عیسیٰ مسیح نے یہ تمام الٰہی نشان لوگوں کے سامنے ہی دکھائے۔ تو بھی وہ اُس پر ایمان نہ لائے۔ کتنی بڑی ٹریجیڈی! اُس نے اِتنے معجزے کر دکھائے تھے، تو بھی اکثر لوگ ایمان نہ لائے۔ سب اُس کا کلام سن کر دنگ رہ جاتے تھے۔ اُن کے دینی راہنما تو اِس طرح کی باتیں نہیں کرتے تھے۔ تو بھی اکثر لوگ ایمان نہ لائے۔

◄ ایمان نہ لانے کی کیا وجہ تھی؟

ایمان نہ لانے کے پیچھے ایک روحانی حقیقت تھی۔ صدیوں پہلے یسعیاہ نبی فرما چکا تھا کہ

> اے رب، کون ہمارے پیغام پر ایمان لایا؟
> اور رب کی قدرت کس پر ظاہر ہوئی؟
>
> (یوحنا 12:38؛ یسعیاہ 53:1 سے)

◄ اِس کے پیچھے روحانی حقیقت کیا ہے؟

اکثر لوگ خدا کے کلام پر ایمان نہیں لائیں گے۔

◄ **جب لوگ اُس کا کلام حقیر جانتے ہیں تو کیا خدا کو اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا؟**

اُسے ضرور فرق پڑتا ہے۔ یوحنا، یسعیاہ نبی کا حوالہ لے کر فرماتا ہے،

> اللہ نے اُن کی آنکھوں کو اندھا
> اور اُن کے دل کو بےحس کر دیا ہے،
> ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں،
> اپنے دل سے سمجھیں،
> میری طرف رجوع کریں
> اور مَیں اُنہیں شفا دوں۔ (یوحنا 12:40؛ یسعیاہ 6:9-10 سے)

◄ **جب کوئی خدا کا کلام حقیر جانتا ہے تو خدا کا کیا جواب ہے؟**

خدا ہونے دیتا ہے کہ ایسا شخص روحانی باتوں کے لئے اِتنا اندھا اور بےحس ہو جائے کہ وہ آئندہ شاید ہی توبہ کرکے روحانی شفا پائے۔

◄ **یوحنا لوگوں کا کُفر کیوں اِتنی سختی سے پیش کرتا ہے؟**

وہ نہیں چاہتا کہ ہم عیسیٰ مسیح کا کلام اور کام حقیر جاننے سے اُس نجات سے محروم رہ جائیں جو عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے ملتی ہے۔ آگے وہ کُفر کے بُرے نتیجوں پر اَور زور دیتا ہے۔

کُفر کے بُرے نتیجے

یوحنا فرماتا ہے کہ

> یسعیاہ نے یہ اِس لئے فرمایا کیونکہ اُس نے عیسیٰ کا جلال دیکھ کر اُس کے بارے میں بات کی۔
>
> (یوحنا 41:12)

◄ یسعیاہ نبی تو کئی صدیوں پہلے مر چکا تھا۔ اُس نے کس طرح عیسیٰ مسیح کا جلال دیکھ لیا تھا؟

یوحنا کا کہنا ہے کہ خدا اور عیسیٰ مسیح کا جلال ایک ہی ہے۔ جہاں خدا باپ ہے وہاں خدا بیٹا بھی ہوتا ہے۔ جب نبی نے رویا میں خدا کا جلال دیکھا تو اُس نے عیسیٰ مسیح کا جلال بھی دیکھا۔

یوں مسیح کا جلال نبی پر ظاہر ہوا۔ تب خدا نے فرمایا کہ میرا پیغام سنا کر تُو لوگوں کے دلوں کو بےحس کر ڈالے گا۔ نبی نے پوچھا کہ مَیں کب تک کلام سناؤں؟ اُسے جواب ملا کہ اُس وقت تک کہ ملک کے شہر ویران و سنسان، اُس کے گھر غیرآباد اور اُس کے کھیت بنجر نہ ہوں (یسعیاہ 6:11)۔ یہ پیش گوئی نبی کے جیتے جی پوری ہوئی: اسرائیل برباد ہوا اور قوم مختلف ملکوں میں تتر بتر ہوئی۔

◄ یوحنا اِس حوالے سے کیا کہنا چاہتا ہے؟

جس طرح اسرائیلیوں نے یسعیاہ نبی کا کلام رد کیا تھا اُسی طرح اکثر لوگوں نے عیسیٰ مسیح کا کلام رد کیا ہے۔ یسعیاہ نبی کا پیغام رد کرنے سے لوگوں کے دل روحانی سچائیوں کے لئے اندھے ہو گئے اور نتیجے میں پورا ملک تباہ ہوا۔ اِسی طرح عیسیٰ مسیح کا کلام رد کرنے سے لوگوں کے دل روحانی سچائیوں کے لئے اندھے ہو گئے اور بعد میں پورا ملک برباد ہوا، بے شمار یہودی مختلف ملکوں میں تتر بتر ہوئے۔

◄ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح ایک عظیم نبی ہے اور بس؟

یہ کافی نہیں ہے۔ اِس سے نجات نہیں ملے گی۔ اِس سے آپ گناہ کے بُرے نتیجوں سے نہیں بچیں گے۔ اِس سے آپ خدا کی نظر میں منظور نہیں ہو جائیں گے، آپ جنت میں داخل نہیں ہو پائیں گے۔

لیکن یوحنا ہمیں ایک اَور قسم کی بے ایمانی سے بھی خبردار رکھنا چاہتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ

اپنا ایمان چھپائے مت رکھو

پوری قوم نے تو عیسیٰ مسیح کو رد نہیں کیا تھا۔ کافی لوگ اُس پر ایمان رکھتے تھے۔ کچھ راہنما بھی اُن میں شامل تھے، حالانکہ وہ دوسروں کے باعث یہ بات کھلے طور سے نہیں کہتے تھے۔

◄ یہ راہنما کیوں کھلے طور سے نہیں کہتے تھے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں؟

یوحنا فرماتا ہے کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ اُنہیں یہودی جماعت سے نکالا جائے۔ وہ اللہ کی عزت کی نسبت انسان کی عزت کو زیادہ عزیز رکھتے تھے۔

◄ اِس سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

اُن لوگوں جیسے مت بنو جو ایمان تو لائے تھے پھر بھی یہ بات چھپائے رکھتے تھے۔ جب ہم اپنا ایمان چھپاتے ہیں تو ہم عیسیٰ مسیح کو دُکھ پہنچاتے ہیں۔ یوحنا فرماتا ہے کہ یہ نہیں چلے گا کہ تم اللہ کی عزت کی نسبت انسان کی عزت زیادہ عزیز رکھو۔

اب تک یوحنا نے کھلے طور سے ایمان رکھنے پر زور دیا۔ لیکن عیسیٰ مسیح پر ایمان ہے کیا؟ اِس کا جواب وہ اب دیتا ہے۔ پہلے،

نور پا کر تاریکی سے بچو

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> مَیں نور کی حیثیت سے اِس دنیا میں آیا ہوں تاکہ جو بھی مجھ پر ایمان لائے وہ تاریکی میں نہ رہے۔ (یوحنا 46:12)

◄ نور کا اندھیرے پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جہاں نور کی تیز روشنی پھیلتی ہے وہاں اندھیرا دُور ہو جاتا ہے۔ جس کے دل میں نور بسنے لگتا ہے اُس سے اندھیرا دُور ہو جاتا ہے۔

- ◄ نور کس طرح ملتا ہے؟

عیسیٰ مسیح پر ایمان لانے سے۔ وہ خود نور ہے۔

- ◄ اُس پر ایمان کیوں اِتنا ٹھوس ہے (آیت 44)؟

اِس لئے کہ اُسے خدا باپ سے بھیجا گیا ہے۔ جو اُس پر ایمان رکھے وہ خدا باپ پر ایمان رکھتا ہے۔

غرض، عیسیٰ مسیح خدا باپ سے بھیجا گیا نور ہے، اور صرف اُسے پانے سے انسان تاریکی سے بچے گا۔ یوں پہلا قدم یہ ہے کہ ہم الٰہی نور یعنی مسیح کو پا کر اُس سے بھر جائیں۔

- ◄ ہم کس طرح یہ نور پا سکتے ہیں؟

عیسیٰ مسیح اور اُس کا کلام قبول کرنے سے۔ تب یہ نور ہمارے اندر پھیلنے لگتا، چمکنے دمکنے لگتا ہے۔

دوسری بات،

اُسے دیکھتے رہو

عیسیٰ مسیح نے یہ بھی فرمایا،

جو مجھے دیکھتا ہے وہ اُسے دیکھتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ (یوحنا 12:45)

► ہم کس طرح عیسیٰ مسیح کو دیکھ سکتے ہیں؟

ایمان لانے سے وہ ہمارے دلوں میں بسنے لگتا ہے۔ تب ہم ایمان میں اُسے دیکھ سکتے ہیں۔ اور اُسے دیکھ کر ہم خدا باپ کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔

► ہم مسیح کے ذریعے خدا باپ کو کیوں دیکھ سکتے ہیں؟

اِس لئے کہ وہ خدا کا نور ہے جو اِس دُنیا میں بھیجا گیا تاکہ ہمیں روشن کرکے بچائے۔ خدا باپ سورج جیسا ہے جبکہ عیسیٰ مسیح اُس کی روشنی ہے، اُس کا نور جو اِس دُنیا میں آ گیا ہے۔ ہم سورج کو صرف نور کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں۔

► غرض ایمان دار کو کیا کرنا ہے؟

اُسے بس مسیح کو دیکھتا رہنا ہے جو نور ہے۔ مسیح کو دیکھنے سے اُس کی زندگی نور اور پاکیزگی سے بھر جائے گی۔ تیسری بات،

اُس کی سنتے رہو

انسان اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ دیکھنے سے وہ خدا کا نور پاتا ہے۔ اب عیسیٰ مسیح سننے کی بات بھی چھیڑتا ہے: انسان اپنے کانوں سے سنتا ہے، تب جواب میں چلنے لگتا ہے۔عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> جو میری باتیں سن کر اُن پر عمل نہیں کرتا مَیں اُس کی عدالت نہیں کروں گا، کیونکہ مَیں دنیا کی عدالت کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ اُسے نجات دینے کے لئے۔ توبھی ایک ہے جو اُس کی عدالت کرتا ہے۔ جو مجھے رد کرکے میری باتیں قبول نہیں کرتا میرا پیش کیا گیا کلام ہی قیامت کے دن اُس کی عدالت کرے گا۔
>
> (یوحنا 12:47-48)

ہم بہت کچھ سننے کے عادی ہو گئے ہیں۔ ہمارے حکمران بڑے بڑے وعدے کرتے ہیں جو بعد میں ادھورے رہ جاتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے

دَور میں ہر ایک نے اپنے آپ کو اچھی طرح پیش کرنا سیکھ لیا ہے۔
ہر ایک نے دوسروں کو منوانے کا گُر اپنا لیا ہے۔
بہت کچھ سننے میں آتا ہے جو ہم سیدھے طاق پر رکھ کر بھول جاتے ہیں۔ اور سچ کہیں، اگر ایسے نہ کرتے تو بار بار مایوس ہو جاتے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ ہم مسیح کی ہدایت پر دھیان دیں کہ میری سنو۔ مطلب ہے میری باتیں سن کر اُن پر عمل کرو۔ جس کے اندر نور ہے وہ خود بخود اُس کی سنتا رہے گا۔ وہ یہ باتیں محفوظ رکھے گا، اور اُن کا اُس کی زندگی پر گہرا اثر پڑے گا۔
عیسیٰ مسیح کی باتیں طاق پر رکھ کر چھوڑیں گے تو سمجھ لو کہ آپ نہیں بچیں گے۔

- آپ کیوں نہیں بچیں گے؟ کیا عیسیٰ مسیح نے نہیں فرمایا تھا کہ مَیں عدالت کرنے نہیں آیا؟

ضرور۔ بات یہ ہے کہ اُس کا کلام ہی آپ کی عدالت کرے گا۔ اُس کا کلام رد کرنے سے آپ کی عدالت ہو چکی ہو گی۔

◄ لیکن کیا ہم اُس کی ساری باتوں پرعمل کر پائیں گے؟ کیا کچھ نہ کچھ ادھورا نہیں رہے گا ؟

بے شک۔ بات یہ نہیں ہے۔ عمل کرنے کے پیچھے جو یونانی لفظ ہے اُس کا مطلب محفوظ رکھنا بھی ہے۔ عمل کرنے کا پہلا قدم مسیح کی باتیں اپنے دل میں محفوظ رکھنا ہے۔ جب ہم نور کی دھوپ سینکتے رہتے ہیں تو اُس کا کلام بھی ہمارے دل میں بیٹھ کر پھل لاتا ہے۔ بڑی بات یہ نہیں کہ ہم ہر بات پر پورے اُتریں۔ بڑی بات یہ ہے کہ عیسیٰ مسیح جو ہمارا نور ہے ہمارے اندر لبسے اور اپنی باتیں حرکت میں لائے۔ وہ ہمارا عظیم اُستاد ہے، اور وہ جانتا ہے کہ ہم اُس کے کمزور شاگرد ہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ وہ ہمارا ہاتھ تھامے ساتھ چلے۔

◄ کیا نور آپ کے دل میں بسا ہوا ہے۔ کیا وہ آپ کا ہاتھ تھامے آپ کے ساتھ چل رہا ہے؟

یوں یوحنا ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ عیسیٰ مسیح کو حقیر مت جانو بلکہ اُس پر ایمان لاؤ۔ اور یہ ایمان چھپائے مت رکھو۔ کیونکہ عیسیٰ مسیح نور ہے، اور نور کی فطرت یہ ہے کہ وہ پھیل جائے۔

◄ ایمان دار کو کیا کرنا ہے؟

- پہلے، اُسے دیکھتے رہو تاکہ اُس کا نور آپ میں پھیلتا جائے، آپ میں چمکتا دمکتا رہے۔
- دوسرے، اُس کی آواز سن کر اُس کی راہوں پر چلتے رہو۔ سب سے بڑی بات یہ کہ اُس کا ہاتھ تھامے رکھو۔ تب جنت کی راہ یقینی ہے۔

حقیقت میں عیسیٰ مسیح پر ایمان سب سے مشکل اور سب سے آسان کام ہے۔

◄ اُس پر ایمان سب سے مشکل کام کیوں ہے؟

جب ہم اُس کے شاگرد بن جاتے ہیں تو وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنا ایمان چھپائے نہ رکھیں۔ ساتھ ساتھ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کی راہ پر چلیں۔ مطلب ہے محبت کی راہ پر۔ حلیمی کی راہ پر۔

لیکن اُس پر ایمان سب سے آسان کام بھی ہے۔

◄ **اُس پر ایمان سب سے آسان کام کیوں ہے؟**

ہمیں صرف اُس پر ایمان لانا ہے جو نور ہے۔ تب وہ ہمارے اندر پھیل کر ہمیں اپنی محبت سے بھر دے گا، ہمارا ہاتھ تھامے ہمارے ساتھ چلے گا۔ عدالت کے دن جب اُس کا کلام ہمارا سامنا کرے گا تو ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، کیونکہ ہمارے اندر بسنے والا نور ہمیں بچائے رکھے گا۔ وہی ہمیں جنت تک پہنچائے گا۔

انجیل، یوحنا 12:37-50

اگرچہ عیسیٰ نے یہ تمام الٰہی نشان اُن کے سامنے ہی دکھائے تو بھی وہ اُس پر ایمان نہ لائے۔ یوں یسعیاہ نبی کی پیش گوئی پوری ہوئی،

> اے رب، کون ہمارے پیغام پر ایمان لایا؟
> اور رب کی قدرت کس پر ظاہر ہوئی؟

چنانچہ وہ ایمان نہ لا سکے، جس طرح یسعیاہ نبی نے کہیں اَور فرمایا ہے،

> اللہ نے اُن کی آنکھوں کو اندھا
> اور اُن کے دل کو بےحس کر دیا ہے،
> ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں،
> اپنے دل سے سمجھیں،
> میری طرف رجوع کریں
> اور مَیں اُنہیں شفا دوں۔

یسعیاہ نے یہ اِس لئے فرمایا کیونکہ اُس نے عیسیٰ کا جلال دیکھ کر اُس کے بارے میں بات کی۔

توبھی بہت سے لوگ عیسیٰ پر ایمان رکھتے تھے۔ اُن میں کچھ راہنما بھی شامل تھے۔ لیکن وہ اِس کا علانیہ اقرار نہیں کرتے تھے، کیونکہ وہ ڈرتے تھے کہ فریسی ہمیں یہودی جماعت سے خارج کر دیں گے۔ اصل میں وہ اللہ کی عزت کی نسبت انسان کی عزت کو زیادہ عزیز رکھتے تھے۔

پھر عیسیٰ پکار اُٹھا، ”جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ نہ صرف مجھ پر بلکہ اُس پر ایمان رکھتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جو مجھے دیکھتا ہے وہ اُسے دیکھتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ مَیں نور کی حیثیت سے اِس دنیا میں آیا ہوں تاکہ جو بھی مجھ پر ایمان لائے وہ تاریکی میں نہ رہے۔ جو میری باتیں سن کر اُن پر عمل نہیں کرتا مَیں اُس کی عدالت نہیں کروں گا، کیونکہ مَیں دنیا کی عدالت کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ اُسے نجات دینے کے لئے۔ توبھی ایک ہے جو اُس کی عدالت کرتا ہے۔ جو مجھے رد کر کے میری باتیں قبول نہیں کرتا میرا پیش کیا گیا کلام ہی قیامت کے دن اُس کی عدالت کرے

گا۔ کیونکہ جو کچھ مَیں نے بیان کیا ہے وہ میری طرف سے نہیں
ہے۔ میرے بھیجنے والے باپ ہی نے مجھے حکم دیا کہ کیا کہنا اور
کیا سنانا ہے۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ اُس کا حکم ابدی زندگی تک
پہنچاتا ہے۔ چنانچہ جو کچھ مَیں سناتا ہوں وہی کچھ ہے جو باپ نے
مجھے بتایا ہے۔“